کاروباری مطالعہ

گیارھویں جماعت کی نصابی کتاب

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Karobari Mutalah (Business Studies)
Textbook for Class-XI

ISBN 81-7450-603-9

پہلا اردو ایڈیشن

جولائی 2006 شراون 1928

دیگر طباعت

فروری 2014 ماگھ 1935

PD 1H SPA

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بنگلور - 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکتہ - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

قیمت : ₹ 90.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	اشوک شریواستو
چیف پروڈکشن آفیسر	:	کلیان بنرجی
چیف بزنس منیجر	:	گوتم گانگولی
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	پرکاش ویر

سرورق کرن چڈھا

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے چندرا پرابھو آفسیٹ پرنٹنگ ورکس پرائیویٹ لمیٹڈ، سی۔40، سیکٹر 8، نوئیڈا 301 201 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ (NCF)، 2005 کی سفارشات کے مطابق اسکول کے اندر اور اسکول کے باہر بچوں کی زندگی میں تال میل ہونا لازمی ہے۔ اس اصول کے مدنظر کتابی آموزش کا جو سلسلہ چلا آرہا تھا اس سے یہ ہٹنے کی علامت ہے۔ اس سلسلے نے ایک ایسے نظام کی تشکیل کی جو اسکول، گھر اور کمیونٹی کے درمیان فاصلہ برقرار رہتے ہوئے قومی درسیات کے خاکے کی بنیاد پر تیار کیے گئے نصابوں اور کتابوں نے اس بنیادی نظر کو عملی جامہ پہنانے کی نمایاں کوشش کی ہے۔ اس کے سمجھ کی دخل کے بغیر رٹنے کے رجحان کو کم کرنے اور مختلف مضامین کے درمیان کی گئی حد بندی کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ کوشش اور اقدامات ہمیں تعلیم کے اس نظام کی سمت لے جائیں گے جہاں پر بچے کو مرکزیت کا درجہ حاصل ہوگا، جس کا خاکہ تعلیم کی قومی پالیسی 1986 نے تیار کیا تھا۔

اس کوشش کا نتیجہ، ان اقدامات پر منحصر ہے جو اسکول کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں کے ان عمل کی حوصلہ افزائی کے لئے اٹھائیں گے جن سے ان کی خود کی آموزش اور پرتخیل سرگرمیوں اور سوالات کے لئے جستجو کرنے کی جھلک ملتی ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ دیئے گئے مقام، وقت اور آزادی کی بنیاد پر بچے بڑوں کے ذریعہ فراہم کردہ معلومات میں خود کو شامل کرنے کے ذریعے نئے علم کی تحصیل کرتے ہیں۔ مجوزہ درسی کتابوں کو ہی صرف امتحان کی بنیاد سمجھنا آموزش کے دیگر وسائل اور مقامات کو نظر انداز کرنے کی ایک اہم وجہ ہے۔ تخلیقیت اور پہل کرنے کی صلاحیت کو جاگزیں کرنا تبھی ممکن ہے جب ہم بچے کو سیکھنے کے عمل میں شریک کار کی نظر سے دیکھیں اور ان کے ساتھ اسی کے مطابق پیش آئیں نہ کہ ان کو مخصوص اور مقررہ علم کے وصول کنندگان کی حیثیت سے دیکھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور کام کرنے کے طریقے میں نمایاں تبدیلی کی دلالت کرتے ہیں۔ روزمرّہ کے نظام الاوقات میں لچک یا مطابقت پذیری اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ سال کی تقسیم کے نظام (تقویم) کو نافذ کرنے میں ضابطے کی پابندیاں۔ اس طرح تدریسی دنوں کی مطلوبہ تعداد، تدریس کے لئے حقیقی طور پر وقف ہوتی ہیں۔ تدریسی اور قدر شناسی کے لئے استعمال کیے جانے والے طریقے طے کریں گے کہ یہ درسی کتاب بچوں کی زندگی کو اسکول میں ذہنی دباؤ یا اکتاہٹ پیدا کرنے کے ذرائع کے بجائے ایک خوش گوار تجربہ فراہم کرنے میں کتنی موثر ثابت ہوگی۔ نصاب تعلیم وضع کرنے والوں نے مختلف مراحل پر علم کی ساخت اور ازسرنو سمت بندی کرنے کے ذریعہ نصابی بوجھ کے مسئلے کو بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لئے دستیاب وقت کا بہت زیادہ خیال رکھتے

ہوئے ،حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ درسی کتاب غور وفکر، جستجو، چھوٹے چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ اورعلٰی تجربے حاصل کرنے میں مطلوبہ سرگرمیوں کے لئے ترجیح اورمواقع فراہم کرنے کے ذریعہ اس مستعد کوشش میں مزید اضافہ کرتی ہے۔

کونسل اس کتاب کے لئے جواب دہ درسی کتاب کی تشکیل کی کمیٹی کے ذریعہ کی گئی محنت اورلگن کی ستائش کرتی ہے۔ہم سماجی علوم کی درسی کتاب کی مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اوراس کتاب کے لئے خصوصی صلاح کار پروفیسر سنجئے کے۔جین کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔متعدد اساتذہ نے اس درسی کتاب کی تیاری میں اشتراک کیا، ہم ان کے پرنسپلوں کے بھی شکرگزار ہیں کہ انھوں نے اسے ممکن بنایا۔ہم ان اداروں اور تنظیموں کے بھی احسان مند ہیں جنھوں نے اپنی فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے وسائل، ساز وسامان اورعملہ سے مستفید ہونے کی اجازت دی۔ہم بالخصوص وزارت فروغ انسانی وسائل کی مقرر کردہ قومی نگراں کمیٹی کے ممبران کی جانب سے کمیٹی کی سربراہ پروفیسر مری نال میری اور پروفیسر جی۔پی۔دیش پانڈے کے خصوصی طور سے شکرگزار ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت دیا اوراس عمل میں برابر شرکت کی۔

ہم اس درسی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی نبھانے کے لئے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکرگزار ہیں۔خاص طور سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون وشکرگزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعہ اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیئے۔کونسل اس کتاب کے اردو ترجمہ کے لئے ڈاکٹر عبدالوحید فاروقی، جناب شعیب احمد، ڈاکٹر سہیل احمد فاروقی ،ڈاکٹر محمد نفیس حسن، جناب محمد شاہد اور جناب ظفر الاسلام کی شکرگزار ہے۔

ایک تنظیم کی حیثیت سے باقاعدہ اصلاح اوراپنی تیار کی ہوئی کتابوں میں مسلسل بہتری کے لئے خود کو وقف کرچکی این سی ای آر ٹی تجاویز اورآراء کا خیر مقدم کرتی ہے جو نظر ثانی کرنے اورمزید بہتری لانے میں ہمارے لئے مددگار ثابت ہوگی۔

نئی دہلی
20 دسمبر2005

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

درسی کتاب کی تشکیل کی کمیٹی

اعلیٰ ثانوی سطح پر سماجی علوم کی درسی کتابوں کے لئے مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن،
ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتہ

خصوصی صلاح کار

سنجے کے۔ جین، پروفیسر، دہلی اسکول آف اکونامکس، دہلی یونیورسٹی، دہلی

اراکین

آنند سکسینہ، ریڈر، دین دیال اپادھیائے کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی
دیوندر کے۔ وید، پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
گریما گپتا، لیکچرر، پی جی ڈی اے وی کالج، دہلی یونیورسٹی آف دہلی، نئی دہلی
جی۔ ایل۔ تائل، ریڈر، رام جس کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی
کے۔ وی۔ اچلا پتی، پروفیسر اینڈ ہیڈ، شعبہ کامرس، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، آندھرا پردیش
ایم۔ ایم۔ گوئل، ریڈر، پی جی ڈی اے وی کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی
ایم اوشا، ایسوسی ایٹ پروفیسر، یونیورسٹی کالج آف کامرس اینڈ بزنس منجمنٹ، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، آندھرا پردیش
پی۔ کے۔ پریدا، پروفیسر، شعبہ کامرس، اتکل یونیورسٹی، بھونیشور، اڈیشہ
پوجا دیسائی، پی جی ٹی، کانوینٹ آف جیزس اینڈ میری اسکول، گول ڈاک خانہ، نئی دہلی
شیلندر نگم، این آئی آئی ایل ایم سینٹر آف منجمنٹ اسٹڈیز، شیر شاہ سوری مارگ، نئی دہلی

کورآرڈی نیٹر

مینو نندر جوگ، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (1977-1-3 سے)
2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (1977-1-3 سے)

اظہار تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ اس درسی کتاب کو تیار کرتے وقت اپنی قیمتی آراء اور تجاویز پیش کرنے کے لیے درج ذیل حضرات کا شکریہ ادا کرتی ہے : پروفیسر ڈی۔ پی۔ شرما، سابق وائس چانسلر، برکت اللہ یونیورسٹی، بھوپال؛ ایس۔ کے۔ بنسل، پی جی ٹی، کامرس (ریٹائرڈ)، کمرشیل سینئر سیکنڈری اسکول، دریا گنج، دہلی؛ وجے کمار یادو، پی جی ٹی، کامرس، کیندریہ ودیالیہ، جواہر لعل نہرو کیمپس، نئی دہلی؛ کے۔ واسودیوا مورتی، لیکچرر ان کامرس، مہاجن پری یونیورسٹی کالج، جیالکشمی پورم، میسور؛ دوارکا ناتھ مشر، پی جی ٹی، کامرس، ڈی اے وی اسکول یونٹ 8، بھونیشور، اڑیسہ۔

سویتا سنہا، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈی ای ایس ایس کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس درسی کتاب کے تیار کرنے کے ہر مرحلے میں اپنا تعاون اور رہنمائی پیش کی۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد اکبر اور حسن البنّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شمائلہ فاطمہ، فلاح الدین فلاحی، محمد وزیر عالم اور نرگس اسلام اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)
(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات
- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی
- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق
- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق
- آزادی ضمیر اور قبول مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق
- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق
- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

فہرست

بھارت کا آئین

حصّہ 4 الف

بنیادی فرائض

بنیادی فرائض : 51 الف۔ بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ——

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرکے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) ماں، باپ یا سرپرست جو بھی ہے، چھے سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچّے یا زیر ولایت، کو تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔